پروفیسر محمد اکرام تائب
عارف والا

# ان کے پیچھے رہ میں حائل ہیں چٹانوں کی طرح

پھر گئے جھوٹے گواہوں کے بیانوں کی طرح
جو نظر میں تھے ہماری آسمانوں کی طرح
گر رہا ہے آج دانشور نگاہ عام میں
موسم برسات میں کچے مکانوں کی طرح
اس جہاں کی نعمتوں کو ہم ترستے ہی رہے
زندگی قید مسلسل ہے کسانوں کی طرح
ہاں یہی ''کو - ایجوکیشن'' کا کرشمہ ہے کہ اب
''رہتے ہیں چونچاں پیری میں جوانوں کی طرح''
ہر کوئی ذاتی غرض سے ہے کسی کے اب قریب
پیار ہے اک بے حقیقت داستانوں کی طرح
کس طرح پائیں بھلا ہم باریابی کا شرف
ان کے پیچھے رہ میں حائل ہیں چٹانوں کی طرح
جن کے شانوں پر ''محافظ'' کی عبارت ہے رقم
بات کرتے ہیں وہ ہم سے حکمرانوں کی طرح
بل جمع کروانے والوں کا نہ پوچھو حال تم
''جھیلتے ہیں سختیوں کو سخت جانوں کی طرح''
جو بھی گھر داماد ہیں تائب سبھی سسرال میں
''رہتے ہیں بتّیس دانتوں میں زُبانوں کی طرح''